



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

متعدد قارئین کی طرف سے یہ سوال موصول ہوا ہے کہ اگر کوئی عشاء کے بعد وتر پڑھ لے اور سوجائے تو رات کسی وقت بیدار ہو کر اسے تہجد پڑھنے کی اجازت ہے؟ تہجد پڑھنے کی صورت میں وتروں کے متعلق کیا حکم ہے؟ کیا ایک رکعت پڑھ کر پہلے ادا کردہ وتروں کو ختم کر دے۔ پھر آخر میں دوبارہ وتر پڑھے یا بیداری کے بعد حسب توفیق نوافل پڑھتا رہے اور اسے آخر میں وتر کی ضرورت نہیں بلکہ پہلے سے ادا کردہ وتر ہی کافی ہیں؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں مفصل جواب دیا جائے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

محدثین کی اصطلاح میں ایک رکعت پڑھ کر پہلے ادا کردہ وتروں کی تعداد کو جفت کرنا نفقض وتر کہلاتا ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں نفقض وتر کے متعلق اختلاف تھا، کچھ حضرات اس کے قائل تھے اور اکثریت اس کی قائل نہ تھی، چنانچہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ان کے بعد کچھ تابعین عظام رحمۃ اللہ علیہم نفقض وتر کے قائل تھے۔ وہ اس طرح کہ دوبارہ بیدار ہو کر ایک رکعت پڑھے اور اسے ادا کردہ وتروں سے ملا دیا جائے، پھر جس قدر نوافل میسر ہوں پڑھ لے جائیں، اس کے اختتام پر و ترادا کہلیے جائیں کیوں کہ حدیث میں ہے کہ ایک رات میں دو وتر نہیں ہوتے۔ اس کے برعکس کچھ اہل علم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام رحمۃ اللہ علیہم کا موقف ہے کہ اگر کوئی عشاء کے بعد وتر پڑھ کر سوجائے، پھر رات کے کسی حصہ میں بیدار ہو تو حسب توفیق نفلی نماز پڑھتا رہے، اسے نفقض وتر کی ضرورت نہیں بلکہ اس کے پہلے ادا کردہ وتر ہی برقرار رہیں۔ اسے دوبارہ وتر پڑھنے کی بھی ضرورت نہیں۔ پھر فرماتے ہیں کہ یہ آخری موقف زیادہ صحیح ہے کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز وتر کے بعد نفل ادا کرنا ثابت ہے، پھر امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے (حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی وہ حدیث ذکر کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتروں کے بعد دو رکعت پڑھتے تھے۔) (جامع ترمذی، کتاب الصلوٰۃ، باب الوتران فی لیلۃ)

(اس اختلاف کی بنیاد احادیث و آثار کا بظاہر تعارض ہے کیوں کہ حدیث میں ہے کہ ایک رات میں دو وتر نہیں ہوتے۔) (ترمذی، وتر 470)

(نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ تم اپنی رات کی نماز کے آخر میں وتر پڑھا کرو۔) (صحیح بخاری و ترمذی 998)

ان احادیث کا تقاضا ہے کہ اگر رات کے پہلے حصہ میں وتر پڑھے ہیں، پھر وہ پچھلی رات اٹھ کر نفل پڑھنا چاہتا ہے تو اسے پہلے سے ادا کردہ وتر ختم کر دینے چاہئیں، پھر حسب توفیق نوافل پڑھنے کے بعد آخر میں وتر پڑھے جائیں تاکہ (تمام احادیث اپنے اپنے مقام پر صحیح رہیں۔ لیکن احادیث میں سیرت طیبہ کا یہ پہلو بھی سامنے آیا ہے کہ آپ وتروں کے بعد دو رکعت پڑھتے تھے۔) (صحیح مسلم صلوٰۃ المسافرین 1724)

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتروں کے بعد دو رکعت پڑھنے کی ترغیب بھی دی ہے۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "کہ رات کو بیدار ہونا بہت محنت طلب اور بیماری کا کام ہے۔ اس لئے وتروں کے بعد اگر دو (رکعت پڑھ لی جائیں تو تہجد کے لئے یہی کافی ہیں۔) (سنن بیہقی 3/33)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل اور امت کو اس کی ترغیب کا تقاضا ہے کہ وتروں کے بعد نوافل پڑھے جاسکتے ہیں۔ رات کی نماز کے آخر میں وتروں کا ہونا ضروری نہیں، نیز نوافل پڑھنے کے لئے نفقض وتر کی بھی ضرورت نہیں ہے، امام محمد بن نصر مروزی نے اس مسئلہ پر بڑی سیر حاصل گفتگو کی ہے، ہم اپنی گزارشات میں جسطہ جسطہ اس سے بھی استفادہ کریں گے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق احادیث میں ہے کہ وہ نماز وتر اول شب میں پڑھ لیتے، پھر جب آخر رات بیدار ہوتے تو ایک رکعت پڑھ کر نوافل شروع کر لیتے اور فرماتے کہ یہ اجنبی اونٹوں کی طرح ہیں جنہیں اصل اونٹوں سے ملا دیا جاتا ہے۔ حضرت سعید بن مالک رضی اللہ عنہ کے متعلق بھی احادیث میں ہے، فرماتے ہیں: "کہ رات کو وتر پڑھنے کے بعد دوبارہ اٹھ کر نفل پڑھنے کا ارادہ کرتا ہوں تو پہلے ایک رکعت پڑھتا ہوں، پھر دو رکعت، پھر دو (رکعت، اسی طرح نوافل ادا کرتا ہوں، آخر میں و ترادا کر لیتا ہوں۔) (مختصر قیام اللیل: 219)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کسی نے وتر کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا: "کہ اگر میں سونے سے پہلے وتر پڑھ لوں، پھر بیدار ہو کر نفل پڑھنا چاہوں تو پہلے سے ادا کردہ وتروں کو ایک رکعت پڑھ کر جفت کر لیتا ہوں۔) (پھر دو رکعت نماز ادا کرتا ہوں، آخر میں ایک رکعت پڑھتا ہوں کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تمہاری رات کی آخری نماز وتر ہوئی چاہیے۔" (مسند امام احمد: 2/135)

حضرت مسروق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نفقض وتر کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا: "کہ میرے پاس اس سلسلہ میں کوئی روایت نہیں ہے بلکہ پہلے اجتہاد سے کام لے کر ایسا کرتا ہوں۔" (حضرت مسروق کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھی اس عمل پر بہت تعجب کیا کرتے تھے۔) (مختصر قیام اللیل: 220)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس جب نفقض وتر کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا: "کہ نفقض وتر کرنے والا وتروں سے کھیلتا ہے، نیز آپ نے فرمایا: "اس طرح تو رات میں مین و فہ وتر پڑھے جاتے ہیں۔ حالانکہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو دو دفعہ وتر پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔" (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: "جو لوگ نفقض وتر کرتے ہیں وہ گویا اپنی نماز کے ساتھ کھیلتے ہیں۔" (مختصر قیام اللیل: 221)

اس سلسلے میں ہمارا موقف یہ ہے کہ اگر کسی نے رات کے پہلے حصہ میں وتر پڑھ لے ہیں تو اگر اسے رات کے پچھلے حصے میں نفل پڑھنے کے لئے وقت میسر آجائے تو اسے نفل پڑھنے کی اجازت ہے، وہ نہ تو نقض وتر کرے اور نہ دوبارہ وتروں کو ادا کرے، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا عمل بھی یہی ہے کہ وہ رات کے پہلے حصے میں وتر پڑھ لیتے تھے۔ اگر رات بیدار ہو جاتے تو وہ دو رکعت نفل ادا کرتے۔ تاہم اپنی نماز سے فارغ ہو جاتے۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "کہ میں سونے سے پہلے وتر پڑھ لیتا ہوں۔ اگر اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد رات کا قیام میرے مقدور میں لکھا ہوتا تو میں اٹھ کر دو دو رکعت صبح تک پڑھتا رہتا ہوں۔" حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "کہ میں نماز عشاء کے بعد پانچ وتر پڑھ کر سو جاتا ہوں، اگر صبح بیدار ہو جاؤں تو دو دو رکعت پڑھتا رہتا ہوں۔ اور پہلے سے ادا کردہ وتروں کو کافی سمجھتا ہوں۔" حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے بھی یہی (عمل مروی ہے، یہ تمام حضرات نقض وتر نہیں کرتے تھے بلکہ ایسا کرنے کو کھجانیال نہیں کرتے تھے۔) مختصر قیام اللیل: 221

پہلے حدیث گزر چکی ہے کہ ایک رات میں دو وتر نہیں ہوتے، اس سلسلہ میں تفصیلی روایت ملاحظہ فرمائیں

حضرت قیس بن طلق کہتے ہیں کہ طلق بن علی رضی اللہ عنہ ایک دن ہماری ملاقات کو آئے، انہوں نے ہمارے ہاں روزہ افطار کیا اور اس رات نماز تراویح وتر سمیت پڑھائی، پھر وہ اپنی مسجد میں تشریف لے گئے، وہاں جا کر اپنے مقتدی حضرات کو نماز پڑھائی، جب وتر رکھنے کو ایک آدمی کو مصلیٰ پر آگے کر دیا اور اسے کہا کہ اپنے ساتھیوں کو وتر پڑھا دو کیوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کہ ایک (رات میں دو وتر نہیں ہوتے۔)" (الوادود: الوتر 1439)

اس پر امام الوادود رحمۃ اللہ علیہ نے نقض وتر کا باب قائم کیا ہے۔ یعنی نقض وتر کا کوئی جواز نہیں ہے۔ اگر اس کا ثبوت ہوتا تو حضرت طلق رضی اللہ عنہ اپنی مسجد میں نماز تراویح پڑھانے سے قبل نقض وتر کرتے اور آخر میں اسے ادا کرتے لیکن آپ نے ایسا نہیں کیا۔

حضرت عائد بن عمرو رضی اللہ عنہ سے نقض وتر کے متعلق سوال ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کہ نقض وتر کی ضرورت نہیں۔ جب تم نے پہلے وتر پڑھ لیا ہے تو آخر شب میں وتر پڑھنے کی ضرورت نہیں، بلکہ بیداری (کے بعد جس قدر نوافل میسر ہوں پڑھ لے جائیں۔)" (صحیح بخاری: المغازی: 4176)

اسماعیلی کی روایت ہے کہ جب تم نے آخری رات کے کسی حصے میں وتر پڑھنے میں تاویل شب پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ میں نے نقض وتر کے متعلق پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا تو انہوں نے حضرت عائد بن عمرو رضی اللہ عنہ جیسا جواب دیا۔ (فتح الباری: 7/564)

(حدیث میں ہے "کہ رات کی نماز دو دو رکعت ہے۔" صحیح بخاری وتر 990)

(حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کسی نے اس کی تفصیل پوچھی تو فرمایا: "دو دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیا جائے۔" صحیح مسلم: 1763)

(اس حدیث کا بھی یہی تقاضا ہے کہ وتر کے بغیر ایک رکعت پڑھنا جائز نہیں۔ چنانچہ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں "کہ وتروں کے علاوہ دو رکعت سے کم نفلی عبادت جائز نہیں۔" (فتح الباری: 2/618)

ایک وتر پڑھ کر جو نقض وتر کیا جاتا ہے اس رکعت کی کیا حیثیت ہے؟ جبکہ پہلے وتر اور اس کی رکعت کے درمیان نیند گشتو اور بے وضو ہونا سب کچھ حائل ہوا ہے۔ اب یہ ایک رکعت ادا کردہ وتروں کے ساتھ مل کر ان کی تعداد کو کیسے جفت کر سکتی ہے۔ بلکہ پہلے اسے ادا کردہ وتر اور حالیہ ایک رکعت دو الگ الگ نمازیں ہیں، جو ایسا کرتا ہے اس نے گویا دو دفعہ وتر ادا کیے ہیں۔ پھر جب نقض وتر کے بعد نفل نماز پڑھے گا، پھر آخر میں وتر ادا کرے تو اس نے (رات میں تین دفعہ وتر ادا کیے جو کسی طرح بھی درست نہیں ہے۔) تحفۃ الاحوذی: 2/345

علامہ عبد الرحمن مبارک پوری رحمۃ اللہ علیہ شارح ترمذی نے بھی اس پر سیر حاصل گفتگو کی ہے۔

مختصر یہ ہے کہ رات کے پہلے حصہ میں وتر پڑھ کر پچھلی رات دوبارہ نفل پڑھے جاسکتے ہیں اور ایسا کرنا کسی حدیث کے مخالفت نہیں ہے۔ رات کی نماز کے آخر میں وتر پڑھنا یہ امر استحب ہے امر واجب نہیں ہے۔ کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بعد نفل پڑھنا ثابت ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 1 صفحہ: 146